145923 ـ دخول سے قبل طلاق دی اور پھر دوبارہ اس سے نكاح كر ليا تو كتنی طلاق باقی ہيں

سوال

ميرے ايك دوست نے اپنی بيوی كو تين طلاقيں دی ہيں ليكن پہلی طلاق رخصتی اور دخول سے قبل تھی، ليكن نكاح ہو چكا تھا، تو كيا يہاں تين طلاقيں شمار ہونگی يا كہ دخول سے پہلے والی طلاق شمار نہيں كی جائيگی، اور اسے واپس لانا كس طرح ممكن ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جب آدمی بيوی كو دخول اور رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دے يا پھر دخول كے بعد طلاق دے اور عدت ميں رجوع نہ كرے، اور پھر دوبارہ اس سے نكاح كر لے اور اس عورت نے كسی اور شخص سے شادی نہ كی ہو تو وہ باقی مانندہ طلاق ميں ہی واپس آئيگی، اس ميں كوئی اختلاف نہيں، اس طرح اسے دو طلاقيں باقی ہونگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس كا اجمالی بيان يہ ہے كہ جب اس كی بيوی بائن ہو جائے، اور پھر اس نے اسی عورت سے شادی كر لی تو اس كی تين حالتيں ہيں:

پہلی حالت:

وہ اسے تين طلاقيں دے دے، اور وہ عورت كسی دوسرے شخص سے شادی كرے اور وہ اسے چھوڑ دے پھر پہلا خاوند اس سے شادی كر لے تو بالاجماع يہ عورت تين طلاق ميں واپس آئيگی يعنی اسے تين طلاق دينے كا حق ہوگا، ابن منذر كا قول يہی ہے.

دوسری حالت:

اسے تين كی بجائے ايك يا دو طلاق دی ہوں، اور خاوند اپنی بيوی سے رجوع كر لے، يا پھر دوسرے خاوند سے قبل وہ دوبارہ نكاح كر لے تو جتنی طلاق باقی ہونگی اس ميں ہی وہ عورت واپس آئيگی، ہمارے علم كے مطابق اس ميں كوئی اختلاف نہيں.

تيسری حالت:

اسے تین سے کم یعنی ایك یا دو طلاق ہوئی ہوں، اور عورت کی عدت ختم ہو جائے، پھر اس نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ہو، اور پھر بعد میں وہ عورت پہلے خاوند سے شادی کر لے تو امام احمد رحمہ اللہ سے اسم سئلہ میں دو روایتیں ہیں:

پہلی روایت: وہ باقی ماننده طلاق کے ساتھ ہی واپس ہو گی، اکابر صحابہ کرام عمر اور علی اور ابی بن کعب اور معاذ اور عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم کا یہی قول ہے.

اور زید اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہی مروی ہے اور سعید بن مسیب اور عبیدہ اور حسن، مالك، ثوری، ابن ابی لیلی، شافعی، اسحاق، ابو عبدیہ، ابو ثور، محمد بن حسن، ابن منذر کا یہی قول ہے.

اور امام احمد سے دوسری روایت یہ ہے کہ: وہ تین طلاق پر ہی واپس آئیگی یعنی اسے پھر تین طلاق کا حق حاصل ہوگا ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء، نخعی، شریح ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمہم اللہ کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 389).

اس بنا پر آپ کے دوست کی بیوی نے پہلی طلاق کے بعد نکاح نہیں کیا تھا تو عقد ثانی کے بعد اسے دو طلاق کا حق حاصل ہے.

اور اگر وہ اسے دو طلاقیں دے دے تو وہ اس سے بائن کبری ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس سے نکاح کرنا حلال نہیں حتی کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے نہ کا نکاح حلالہ پھر وہ شخص اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے.

واللہ اعلم .